سماج قوم اور ملک کی ترقی میں اساتذہ اکرام کا رول

محمد شبیر کھٹانہ

اساتذہ اکرام کے لئے اتنا خوبصورت گول ہوتا ہے یا پھر اتنی خوبصورت منزل ہوتی ہے جس کی وضاحت حسب ذیل میں تفصیل سے بیان کی گئی ہے:

ایک استاد کی محنت لگن اور ایمانداری کے ساتھ پڑھائے ہوئے شاگرد جب قابل اور لائق بن کر خوبصورت عہدے حاصل کرتے ہیں اور پھر وہ اپنی پوری صلاحیتوں کا استعمال کر کے ان سمارٹ عہدوں پر کام کر کے قوم سماج اور ملک کی ترقی میں ایک شاندار رول ادا کر سکتے ہیں اور پھر جب ایک استاد اپنے پڑھائے ہوئے ان شاگردوں کو بطور ڈپٹی کمشنر وغیرہ کام کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کو اپنی محنت لگن اور ایمانداری سے کام کرنے کا ایک شاندار نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع نصیب ہوتا ہے اور پھر ایک استاد کے روح کو ایک شاندار طرح کا سکون حاصل ہوتا ہے یا پھر اس کے دل کو ایک شاندار تسکین حاصل ہوتی ہے جس کو الفاظ کی مدد سے کاغذ پر اتارنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

جب ایک استاد اپنے پڑھائے ہوئے شاگردوں کو اچھے عہدوں پر کام کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ کہتا ہے یہ جو ڈپٹی کمشنر صاحب ہیں ان کو میں نے فلاں اسکول میں فلاں کلاس میں پڑھایا تھا اس تحصیلدار صاحب کو میں نے فلاں اسکول میں فلاں کلاس میں پڑھایا تھا اس بلاک ڈیولپمنٹ افیسر کو میں دسویں جماعت میں فلاں اسکول میں پڑھایا تھا یہ جو ریاضی کا لیکچرر ہے اس کو میں نے فلاں اسکول میں فلاں کلاس میں پڑھایا تھا کہنے والے کو یہ الفاظ کہتے ہوئے ایک شاندار سکون لتا ہے یا پھر جب ایک ڈپٹی کمشنر صاحب اپنی زبانی خود کہیں گے کہ فلاں ٹیچر نے مجھے پڑھائی میں پڑھائی میں دلچسپی پیدا کی تھی یا فلاں استاد نے مجھے محنت کرنے کی ہدایت کی اور محنت کرنے کا طریقہ بتایا تھا جس کی وجہ سے میں قابل اور لائق بنا اور پھر اس قابلیت کی بدولت مجھے اس خوبصورت عہدے تک پہنچنے کا موقع نصیب ہوا یہ الفاظ ایک اعلیٰ عہدے پر کام کرنے والے آفیسر کی زبانی ایک استاد کی نیک نیتی محنت لگن اور اچھی سوچ کی پوری وضاحت کرتے ہیں یا پھر اس کی قابلیت کا ثبوت ان الفاظ کی بدولت سماج کے سامنے واضح ہوتا ہے۔

ایک استاد کے امیر ترین بننے کی تعریف یہ ہے کہ جس استاد کے زیادہ سے زیادہ شاگرد بڑے بڑے خوبصورت عہدوں پر کام کر کے سماج کی خدمت کر رہے ہو گے وہ ایک امیر ترین استاد ہوتا ہے اور پھر جس استاد کے شاگرد دوسرے تمام اساتذہ کی نسبت سب سے زیادہ ہو جو بڑے بڑے خوبصورت عہدوں پر کام کر کے سماج کی خدمت کر رہے ہوں وہ سب سے زیادہ امیر ترین استاد ہوتا ہے۔

اب جب ایک استاد کے ذہن میں امیر ترین بننے کی سوچ پیدا ہوتی ہے یا جب ایک استاد امیر ترین بننے کا ارادہ کر لیتا ہے اس کو اپنے متبرک پیشے کی اہمیت پوری طرح سمجھ آ جاتی ہے اور جتنا پیشہ اہمیت رکھتا ہے اتنا ہی سمارٹ کام کرنے کی کوشش کرتا ہے پھر وہ اچھی طرح کام کرنے کے جدید طریقے سیکھنے کی پوری پوری کوشش کرے گا اس طرح اساتذہ اکرام کے کام کاج میں بہتریں اضافہ ہو گا تمام اساتذہ اکرم سمارٹ کام۔ کرنے کے عادی بنیں گے اور پھر اس طرح محکمہ اسکول ایجوکیشن کے کام کاج میں بہت بڑی تبدیلی آئے گی۔

آج کے اس ٹیکنالوجی کے دوار میں طلباء کو تربیت دینے اور معیاری تعلیم دینے کے روایتی طریقے ناکافی اور نامناسب ثابت ہو رہے ہیں۔ تمام اساتذہ کے لیے اب یہ اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے کہ سوچ میں ایک چھوٹی سی تبدیلی، یعنی "پیراڈیم شفٹ" طلبا کی زندگیوں میں کس طرح بڑا فرق لا سکتی ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے آج کے دور میں طلبا کو کتابی علم اس انداز سے سکھانے کی ضرورت ہے جس سے طلبا میں تنقیدی سوچ تخلیقی صلاحیتوں اور مسائل حل کرنے کی صلاحیتیں پیدا ہوں۔

اب نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے مطابق پرانے روایتی طریقوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلباء کی مہارتیں وقت کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں اور طلباء کو آج کی تیز رفتار دنیا کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ اساتذہ کو فوری طور پر جدید تکنیکوں کو اپنانے کی ضرورت ہے جیسے کہ پراجیکٹ پر مبنی سیکھنے، مصنوعی ذہانت، جذباتی ذہانت اور جدید ترین درس گاہوں کا استعمال۔ یہ طریقے اور جدید درس گاہوں کا استعمال طلبا کو نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ ان کی عملی زندگی میں بھی کامیاب بنانے میں مددگار ثابت ہو گا۔

ایک اچھا استاد امید پیدا کر سکتا ہے، تخیل کو بھڑکا سکتا ہے اور طلباء میں سیکھنے کی خواہش، دلچسپی اور محبت پیدا کر سکتا ہے۔

جب تمام اساتذہ غیر معمولی ہنر مند اور ذہین طلباء کی ایک بڑی تعداد کو منتشر کرنے کے سلسلے میں امیر بننے کا ایک بہت ہی سمارٹ ہدف طے کریں گے جو اپنی اعلیٰ قابلیت حاصل کرنے کے بعد جو اعلیٰ درجے کی کارکردگی حاصل کرتے ہیں اور پھر اس بنیاد پر ایک بہت ہی سمارٹ پوسٹ حاصل کریں گے۔

معاشرے کی خدمت کے لیے اس طرح کی کارکردگی کا ایک بہت ہی سمارٹ عہدہ حاصل کر کے سماج اور قوم کی خدمت کریں گے۔

جب تمام اساتذہ کی طرف سے ایسا سمارٹ ہدف طے کیا جائے گا تو ہر استاد سست سیکھنے والوں یا ایسے طلباء کی نشاندہی کرے گا جنہیں مطالعہ میں کچھ مسائل کا سامنا ہو گا تو ایسے اساتذہ سست سیکھنے والوں/ مطالعہ میں کمزور افراد کے سیکھنے کی سطح کو بڑھانے کے لیے اپنی مخلصانہ کوششیں کریں گے۔

اساتذہ یقیناً اپنی تدریسی صلاحیتوں اور اختراعی آئیڈیاز میں اضافہ کریں گے کیونکہ ان کے طے کردہ سمارٹ اہداف اس مقصد کے لیے ان کی خواہش اور دلچسپی میں اضافہ کریں گے..... لیکن تمام اساتذہ پرعزم اساتذہ بن کر اچھے بن سکتے ہیں۔

اگر تمام اساتذہ طلباء میں سیکھنے کی خواہش اور دلچسپی پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر اس خواہش اور دلچسپی کو علم کی پیاس میں بدلنے اور سیکھنے کی سطح کو بڑھانے میں کامیاب ہو جائیں گے تو ایسے تمام طلباء اپنے اساتذہ کا احترام کریں گے۔

پرعزم اساتذہ کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے کیونکہ ایک بار جب تمام طلبا کے درمیان مضبوط بنیاد بن جائے گی تو تمام بنیادی تصورات صاف ہو جائیں گے یا بہت ہی اچھی طرح طلبا کو سمجھ آ جائیں گے تو طلبا یقیناً سیکھنے میں گہری دلچسپی لیں گے۔

انگریزی اور ریاضی میں طلباء کی مضبوط بنیاد بنا کر سمجھنے کی بہت اچھی صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے۔

ہر عظیم کامیابی حاصل کرنے والا ایک عظیم سرپرست سے متاثر اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ہر استاد بنیادی انگریزی اور ریاضی میں اپنے طلبا کی بنیاد کو مضبوط بنا کر طلباء کے لیے بہترین استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین سرپرست بھی بن سکتا ہے۔

چونکہ زیادہ سے زیادہ مضامین میں تدریس کا ذریعہ انگریزی ہے اور اس لیے انگریزی پر مکمل عبور رکھنے والے طلبا تمام مضامین میں سبقت لے سکتے ہیں۔

نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 پہلے ہی جموں وکشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں لاگو کیا جا چکا ہے۔ نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 ایک بہت مضبوط دستاویز ہے بلکہ ہمارے مستقبل کے شہریوں کے فائدے کے لیے ایک مضبوط اصول ہے اور اسے نافذ کرنا تمام تدریسی عملے اور ان کے افسران کی جائز ذمہ داری ہے۔ اس کو تمام اسکولوں میں مکمل طور پر ترتیب دیا جائے تاکہ تمام طلباء کے سیکھنے کی سطح کو مطلوبہ سطح تک بڑھایا جا سکے۔

اب کسی بھی استاد کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ہمارے مستقبل کے شہری طلبا کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے عمل میں لاپرواہی یا غفلت سے کام لے۔

وجوہات: تعلیم مکمل انسانی صلاحیتوں کے حصول، منصفانہ معاشرہ کی ترقی اور قومی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایک بنیادی چیز ہے۔

اب معاشرہ قوم یا ملک کی مستقبل کی ترقی مستقبل کے تمام شہریوں کی صلاحیتوں کی مکمل نشوونما پر منحصر ہے اور ایسی صلاحیتوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی سے ہی ترقی کی جا سکتی ہے۔

نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے پیرا 0.6 سے پتہ چلتا ہے کہ "قومی پالیسی ہر فرد (طالب علم) کی تخلیقی صلاحیت کی نشوونما پر خاص زور دیتی ہے... تعلیم کو خواندگی اور عددی دونوں بنیادی مہارتوں اور اعلیٰ درجے کی علمی مہارتیں جیسے تنقیدی سوچ کو فروغ دینا چاہیے۔ اور مسائل کا حل"۔

اس کے علاوہ یہ مستقبل کے تمام شہریوں کا حق ہے یا تمام طلباء کا حق ہے کہ وہ یکساں معیار کی تعلیم حاصل کریں جتنی کہ کسی اسکول میں دی جاتی ہے جس کا کام بہت سمارٹ اور سب سے اچھا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب تمام اساتذہ میں یکساں تدریسی صلاحیتیں ہوں گی، یکساں اختراعی خیالات ہوں گے، یکساں مشنری جوش و جذبے سے کام کریں گے، یکساں ذمہ داریوں کے ساتھ کام کریں گے۔

جب تمام اساتذہ ملک کی عالمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کریں گے۔ جب تمام اساتذہ سیکھنے کی سطح یا تمام طلباء کی کارکردگی کی سطح کو بڑھانے کے لیے تمام قابل عمل طریقے استعمال کریں گے۔ جب تمام اساتذہ اپنے آپ کو ہماری سوسائٹی کے سب سے قابل احترام اور ضروری ممبر کے طور پر بحال کریں گے کیونکہ وہ (اساتذہ) صحیح معنوں میں ہمارے شہریوں کی اگلی نسل کو تشکیل دیتے ہیں۔

لیکن سب سے زیادہ قابل احترام شہری ثابت کرنے کے لیے تمام اساتذہ کو بہت سمارٹ کام کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ جموں وکشمیر کے UT میں کام کرنے والے سب سے زیادہ سرشار استاد کر رہے ہیں۔

اس بحث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک استاد یا محکمہ سکول ایجوکیشن میں کام کرنے والے افسر کی لاپرواہی ہمارے نوجوانوں کا مستقبل خراب کر سکتی ہے۔ استاد کی غفلت سے طلبا کے معیاری تعلیم تک مساوی رسائی نہ ہونے کی وجہ سے طلبا کا کیریئر برباد ہو سکتا ہے

مزید یہ کہ NEP 2020 کے مندرجہ ذیل پیراز سے پتہ چلتا ہے کہ تمام اساتذہ کو کسی بھی ضلع کے مختلف اسکولوں میں رول پر تمام طلباء کو یکساں معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے یکساں تدریسی مہارت اور اختراعی آئیڈیاز حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کے پیراگراف کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

پیرا 0.3:- یہ تیزی سے اہم ہوتا جا رہا ہے کہ بچے نہ صرف سیکھیں بلکہ سیکھیں کہ کیسے سیکھنا ہے۔ لہٰذا NEP 2020 کے پیرا 0.1 کے ساتھ پڑھی جانے والی یہ سطریں ظاہر کرتی ہیں کہ تمام اساتذہ کو طلباء کو پڑھانے کے تمام قابل عمل طریقوں اور تکنیکوں کا علم ہونا چاہیے۔

پیرا 0.4:- ہندوستان میں ایک ایسا تعلیمی نظام ہو گا جو تمام سیکھنے والوں کے لیے اعلیٰ معیار کی تعلیم تک مساوی رسائی کو یقینی بنائے گا۔ یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب ضلع شوپیاں کے مختلف اسکولوں میں کام کرنے والے تمام اساتذہ یکساں کارکردگی، تدریسی مہارت اور اختراعی آئیڈیاز حاصل کریں گے اور تمام اساتذہ کلاس رومز میں طلباء کو درپیش تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے یکساں تجربہ کار ہوں گے۔

پیرا 0.8:- نئی تعلیمی پالیسی کو ہر سطح پر اساتذہ کو ہمارے معاشرے کے سب سے قابل احترام اور ضروری ارکان کے طور پر بحال کرنے میں مدد کرنی چاہیے کیونکہ وہ حقیقی معنوں میں ہماری اگلی نسل کے شہریوں کی تشکیل کرتے ہیں۔ اب تمام اساتذہ ہمارے معاشرے کے یکساں قابل احترام اور ضروری رکن ہوں گے جب ان سب کے پاس یکساں تدریسی صلاحیتیں اور اختراعی خیالات ہوں گے۔

پاپا 1.1:-..... اس لیے یہ انتہائی اہم ہے کہ ہر بچے کو معیاری ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم (ECCE) تک رسائی حاصل ہو۔

پیرا 3.3:- مساوی اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے اچھے تربیت یافتہ اساتذہ طلباء اور ان کے والدین کے ساتھ مسلسل کام کریں گے اور کمیونٹیز کے ذریعے سفر کریں گے اور ان سے رابطہ کریں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اسکول کی عمر کے تمام بچے اسکول میں جا رہے ہیں اور سیکھ رہے ہیں۔

پیرا 4.39:- ہر طالب علم میں فطری صلاحیت ہوتی ہے جسے دریافت، پرورش، اور نشوونما کرنا ضروری ہے۔

پیرا 4.39 کے صحیح نفاذ کے لیے تمام ہیڈ ماسٹرز، زونل ایجوکیشن آفیسرز اور پرنسپلز کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تمام اسکولوں میں سست سیکھنے والوں کی شناخت کی جائے، ان کے سیکھنے کی سطح کو بڑھانے کے لیے اصلاحی تدریس کے لیے اضافی پیریڈز کا اہتمام کیا جائے اور ایسے تمام طلبا کے ریکارڈ کو وہاں پر ذکر کرنے کے لیے رکھا جائے۔ ہر طالب علم کو کیس ٹو کیس کی بنیاد پر بہتر کرنے کے لیے درکار وقت اور ایسے تمام طلبا کے سیکھنے کی سطح کا ہر پندرہ دن کے بعد جائزہ لیا جانا چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہئے کہ سخت مشق کی مدد سے تمام سست سیکھنے والوں کے سیکھنے کی سطح کو بڑھایا جائے تاکہ ایسے تمام طلباء اپنے دوسرے کلاس فیلوز کے ساتھ پڑھائی میں تیزی سے کام کر سکیں۔

پیرا 6.1:- سماجی انصاف اور مساوات کے حصول کے لیے تعلیم واحد سب سے بڑا ذریعہ ہے، اس لیے تمام اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تمام طلبا کو سیکھنے اور سبقت حاصل کرنے کے یکساں مواقع فراہم کریں۔

نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے تمام پیراز کو پڑھنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تمام اساتذہ کے لیے یہ فرض ہے کہ وہ اپنی تدریسی صلاحیتوں، اختراعی خیالات اور تجربہ کو ضلع کے سب سے زیادہ تجربہ کار اور قابل اساتذہ کے برابر بنائیں نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے مندرجہ ذیل پیراز کے علاوہ کلاس رومز میں پڑھاتے وقت تدریسی طریقوں کے صحیح استعمال اور مناسب تدریس کے استعمال کا پتہ چلتا ہے:-

پیرا 0.3:- تعلیم کو مزید تجرباتی، جامع، مربوط، دریافت پر مبنی، متعلم پر مبنی، بحث پر مبنی لچکدار اور یقیناً خوشگوار بنانے کے لیے درس گاہ کو تیار کرنا چاہیے۔

پیرا 1.7:- ابتدائی کلاس میں دوبارہ سیکھنا بنیادی طور پر کھیل پر مبنی سیکھنے پر مبنی ہو گا جس میں علمی، جذباتی اور نفسیاتی صلاحیتوں اور ابتدائی خواندگی اور عددی ترقی پر توجہ دی جائے گی۔

پیرا 4.3:- نصابی اور تدریسی کو بچوں کی علمی نشوونما پر مبنی طلباء کے لیے سیکھنے کو بہتر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا جانا چاہیے۔

پیرا 4.5:-..... کہانی سنانے پر مبنی تدریس کو دوسروں کے درمیان معیاری درس گاہ کے طور پر ہر مضمون میں مختلف مضامین کے درمیان تعلق کی تلاش کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیے۔

پیرا 4.6:- اہم اہداف کو حاصل کرنے کے لیے تدریس کو از سر نو ترتیب دیا جائے گا۔

پیرا 4.7:-..... تنقیدی سوچ اور زیادہ جامع، دریافت پر مبنی، بحث پر مبنی اور تجزیہ پر مبنی سیکھنے کے لیے جگہ بنائیں..... کلاس روم سیشنز میں باقاعدگی سے مزید تفریحی، تخلیقی، باہمی تعاون اور تحقیقی سرگرمیاں شامل ہوں گی تاکہ طالب علموں کے لیے گہری اور زیادہ تجرباتی تعلیم حاصل کی جا سکے۔

پیرا 4.43:-..... سمارٹ کلاس روم اور ڈیجیٹل پیڈاگوجی کا استعمال کرتے ہوئے اور وہاں آن لائن وسائل اور تعاون کے ساتھ تدریسی سیکھنے کے عمل کو تقویت بخش کریں۔

پیرا 5.24:- اس پیرا سے پتہ چلتا ہے کہ اساتذہ کو کسی بھی مضمون کی تعلیم دیتے وقت یا کوئی سرگرمی انجام دیتے وقت آئین کے بنیادی فرائض (آرٹیکل 51 اے) کی شمولیت کو یقینی بنانا چاہیے۔

تمام ہیڈ ماسٹرز، زونل ایجوکیشن آفیسرز اور پرنسپلز کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تمام اساتذہ اپنی تدریسی صلاحیتوں کو جدید خیالات اور تجربہ کو مطلوبہ سطح تک بڑھاتے ہوئے کلاس میں کامیابی سے پڑھانے کے لیے ضروری ہیں اور تمام اساتذہ کو تدریس کی تیاری اور استعمال میں یکساں ماہر ہونا چاہیے۔ نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے مینڈیٹ کے مطابق کلاس روم میں پڑھاتے ہوئے بچوں اور سماج کو پورا فائدہ دینے کی کوشش کریں تمام اساتذہ اکرام کو نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کا ڈرافٹ پڑھنا اور اچھی طرح سمجھنا چاہیے تاکہ ہر استاد اس پالیسی کے مطابق اپنے آپ کو تیار کر کے بچوں کو بہت ہی اچھی طرح پڑھا سکے اور تمام اساتذہ نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2020 کے منڈیٹ کے مطابق برابر قابل لائق اور ہنر مند بننے کی پوری کوشش کریں تاکہ وہ بچوں کے پڑھائی کے دوران تمام درپیش مسائل کا مناسب اور مکمل حل کر سکیں۔

اب اگر تمام اساتذہ اکرام اپنے اپ کو پوری طرح قابل اور لائق بنا کر طلبا کو تعلیم فراہم نہیں کریں گے تو پھر ایسے طلبا اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو جائیں گے جو کہ سماج قوم اور ملک کا بہت ہی بڑا نقصان ہو گا۔

لیکن اگر تمام اساتذہ اکرام محنت لگن اور ایمانداری سے کام۔

کر کے تمام طلبا کو پوری طرح قابل اور لائق بنائیں گے تو وہ ملک کے قابل ترین شہری بن کر ملک کی ترقی میں اپنا مناسب رول ادا کریں گے ثابت ہوتا ہے کہ اساتذہ ہی سماج قوم اور ملک کی ترقی کے ضامن ہیں اور وہ سب مل کر ملک کو ایک ترقی یافتہ ملک بنا سکتے ہیں۔

تنقید برائے تعمیر

مختار احمد قریشی

تنقید ایک طاقتور ذریعہ ہے جو کسی بھی فرد، معاشرے یا ادارے کی اصلاح اور ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ تاہم، اس کا موثر ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ یہ تنقید کس نیت، انداز اور لہجے میں کی جا رہی ہے۔ اگر تنقید محض کسی کی خامیوں کو نمایاں کرنے کے لیے کی جائے اور اس کا مقصد اصلاح نہ ہو تو یہ بسا اوقات منفی جذبات، بدگمانی اور رنجش کو جنم دیتی ہے۔ لیکن اگر یہی تنقید تعمیری انداز میں کی جائے، یعنی اس میں بہتری کے پہلو بھی اجاگر کیے جائیں اور اصلاح کی نیت شامل ہو، تو یہ نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔

تنقید کا مقصد اور اہمیت۔

جب ہم کسی کی تنقید کرتے ہیں، تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ تنقید کا اصل مقصد اصلاح اور بہتری ہے، نہ کہ کسی کو نیچا دکھانا یا اس کی تضحیک کرنا۔ ایک مثبت اور تعمیری تنقید نہ صرف غلطیوں کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ ان کی اصلاح کے لیے ایک راہ بھی فراہم کرتی ہے۔ اگر تنقید میں مہذب اور نرمی کا عنصر شامل ہو تو سامنے والا اسے زیادہ آسانی سے قبول کر سکتا ہے۔ بصورت دیگر، سخت اور تلخ تنقید اکثر مزاحمت اور بغاوت کو جنم دیتی ہے، جو اصلاح کے بجائے مزید بگاڑ کا باعث بنتی ہے۔

تنقید برائے تنقید اور تنقید برائے تعمیر میں فرق۔

تنقید برائے تنقید کا مطلب ہے کہ کسی کی خامیوں کو صرف اس لیے نشانہ بنایا جائے تاکہ اسے شرمندہ کیا جا سکے یا اس کے خلاف منفی جذبات کو بھڑکایا جا سکے۔ ایسی تنقید اکثر حسد، بغض، یا غیر ضروری اختلاف کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور اس کا کوئی تعمیری پہلو نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس، تنقید برائے تعمیر کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی غلطیوں یا کمزوریوں کو اچھے انداز میں اجاگر کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی بہتری کے لیے تجاویز دی جائیں۔ یہ ایک خیر خواہ رویہ ہے جو نہ صرف فرد بلکہ مجموعی طور پر معاشرے کی ترقی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

تعمیری تنقید کی خصوصیات۔

نرمی اور شائستگی: اگر ہم کسی کو نرمی اور احترام سے سمجھائیں، تو وہ زیادہ آسانی سے ہماری بات قبول کرے گا۔

حقیقت پسندی: تنقید کرتے وقت ہمیں غیر جانبدار اور حقیقت پسند ہونا چاہیے، مبالغہ آرائی یا غیر حقیقی الزامات سے گریز کرنا چاہیے۔

مثبت رویہ: تنقید میں صرف خامیوں کی نشاندہی نہ ہو، بلکہ اصلاح کے طریقے بھی بتائے جائیں۔

متوازن رائے: تنقید کرتے وقت خوبیوں کا بھی ذکر کیا جائے تاکہ مخاطب کو یہ محسوس نہ ہو کہ اس کی ساری محنت ضائع ہے۔

مناسب وقت اور جگہ: تنقید اگر سب کے سامنے کی جائے تو یہ عزت نفس کو مجروح کر سکتی ہے، اس لیے بہتر ہے کہ ذاتی طور پر یا کسی نجی موقع پر اصلاح کی جائے۔

عملی تجاویز: محض خامیوں کو اجاگر کرنے کے بجائے عملی حل بھی پیش کیا جائے تاکہ سامنے والے کو بہتری کا راستہ معلوم ہو۔

تنقید برائے تعمیر کے فوائد۔

یہ فرد کو اپنی خامیوں سے آگاہ کرتی ہے اور بہتری کی راہ دکھاتی ہے۔

یہ کسی بھی ادارے، تنظیم یا معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔

اس سے ایک صحت مند بحث کا آغاز ہوتا ہے، جو نئے خیالات اور مثبت تبدیلیوں کو جنم دیتی ہے۔

یہ خود احتسابی کو فروغ دیتی ہے اور ہر فرد کو اپنی اصلاح پر آمادہ کرتی ہے۔

اگر ہم واقعی اصلاح چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنی تنقید کے انداز پر غور کرنا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کی خامیوں کو نرمی اور مثبتیت کے ساتھ اجاگر کرنا چاہیے اور انہیں بہتری کے عملی طریقے بھی فراہم کرنے چاہئیں۔ تعمیری تنقید ایک ایسا فن ہے جو نہ صرف مخاطب کو بہتری کی راہ پر ڈال سکتا ہے بلکہ خود ناقد کو بھی ایک مہذب اور باشعور فرد بننے میں مدد دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنی تنقید کو اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنانا چاہیے، نہ کہ اختلافات اور تلخیوں کا سبب۔

تنقید برائے تعمیر مزید پہلو۔

ہمیں یہ بھی سمجھنا ہو گا کہ تعمیری تنقید کا دائرہ صرف افراد تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ معاشرتی، تعلیمی، سیاسی اور حتیٰ کہ خاندانی نظام کی بہتری کے لیے بھی نہایت اہم ہے۔ کسی بھی قوم یا معاشرے کی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہاں تنقید کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس سے کیا نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔ اگر ایک معاشرہ تعمیری تنقید کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتا ہے، تو وہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

خاندانی اور سماجی سطح پر تعمیری تنقید۔

خاندان ایک ایسا ادارہ ہے جہاں بچوں کی تربیت اور شخصیت سازی کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں کو صحیح اور غلط کا فرق نرمی اور حکمت کے ساتھ سکھائیں اور ان کی غلطیوں پر سخت ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے نرمی سے اصلاح کریں، تو بچے نہ صرف اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنا سیکھیں گے بلکہ ان میں خود اعتمادی بھی پیدا ہو گی۔ اسی طرح، شوہر اور بیوی کے درمیان اگر تعمیری تنقید کا رویہ اپنایا جائے، تو گھریلو زندگی خوشگوار ہو سکتی ہے۔

معاشرتی سطح پر بھی تعمیری تنقید کا کلچر فروغ دینا ضروری ہے۔ ہمیں ایسے معاشرتی مسائل کی نشاندہی کرنی چاہیے جو ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں، لیکن ساتھ ہی ان کے حل کے لیے مثبت تجاویز بھی پیش کرنی چاہئیں۔ مثلاً، اگر ہم تعلیمی نظام میں کمزوریوں پر بات کرتے ہیں، تو ہمیں اس کے متبادل حل بھی پیش کرنے چاہئیں تاکہ یہ واضح ہو کہ صرف تنقید مقصود نہیں، بلکہ اصلاح کا ارادہ بھی ہے۔

تعلیمی اور پیشہ ورانہ سطح پر تعمیری تنقید۔

تعلیمی اداروں میں تعمیری تنقید کو اپنانا بے حد ضروری ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی غلطیوں کی نشاندہی سختی کے بجائے حوصلہ افزا انداز میں کریں تاکہ وہ سیکھنے کی جستجو برقرار رکھیں۔ اسی طرح، طلبہ کو بھی چاہیے کہ وہ اساتذہ کی رہنمائی کو مثبت انداز میں لیں اور اپنی بہتری کی کوشش کریں۔

پیشہ ورانہ زندگی میں بھی تعمیری تنقید کی بہت اہمیت ہے۔ کسی بھی ادارے میں اگر ملازمین کی کارکردگی کا تجزیہ کیا جائے تو ان کی خامیوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ بہتری کے لیے تجاویز دینا ضروری ہوتا ہے۔ اچھے ادارے وہی ہوتے ہیں جہاں ملازمین اور منتظمین تعمیری تنقید کو قبول کرتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

تنقید برداشت کرنے کا ہنر۔

جس طرح تعمیری تنقید کرنا ایک فن ہے، اسی طرح تنقید کو صبر و تحمل کے ساتھ سننا اور اس سے سیکھنا بھی ایک بڑی صلاحیت ہے۔ ہمیں تنقید کو ہمیشہ منفی نہیں لینا چاہیے، بلکہ اسے اپنے لیے اصلاح اور سیکھنے کے موقع کے طور پر لینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص ہماری کسی خامی کی نشاندہی کرتا ہے، تو بجائے ناراض ہونے کے ہمیں غور کرنا چاہیے کہ آیا واقعی اس بات میں کوئی حقیقت ہے اور اگر ہے تو اسے درست کیسے کیا جا سکتا ہے۔

تعمیری تنقید کسی بھی فرد یا معاشرے کی ترقی کے لیے ایک ضروری عنصر ہے، لیکن اسے حکمت، نرمی اور مثبت رویے کے ساتھ اپنانا ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف دوسروں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں بلکہ خود بھی تنقید کو خوش دلی سے قبول کریں اور اس سے سیکھنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ رویہ اپنا لیں، تو نہ صرف ہمارے تعلقات مضبوط ہوں گے بلکہ ہم ایک بہتر اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دینے میں بھی کامیاب ہو سکیں گے۔

+918082403001